ایک حیرت انگیز واقعہ

(مولانا) محمد حذیفہ وستانوی
جامعہ اکل کوا، مہاراشٹر

جانور بھی گستاخی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو برداشت نہ کرسکا!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت دنیا کے لیے رحمت ہی رحمت ہے بل کہ مقصد تخلیق بھی، دنیا کے مقاصد تخلیق میں سے ایک مقصد بعثتِ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیان کی گیا ہے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قرآن کی بے شمار آیتیں اس فریضہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہیں، ایک جگہ ارشاد خداوندی ہے: **"قل ان کان آبائکم وابنائکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم وامو الن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا و مساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ و رسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بأمرہ"**۔

"اے محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے آبا واجداد اور تمہاری اولاد اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے دیگر رشتہ دار اور تمہارا وہ مال جو تم نے کمار کھا ہے اور تمہاری وہ تجارت جس کی کساد بازاری کا تمہیں خدشہ لگا رہتا ہے اور تمہاری وہ رہائش گاہیں جس کو تم پسند کرتے ہو، اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابلہ میں، تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ کا عذاب آجائے"۔

اس آیت کریمہ میں دنیا میں انسان کی محبوب ترین ۸ر چیزوں کو بیان کیا گیا اور کہا گیا کہ اگر مذکورہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں تمہیں زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیاء فانی آخرت باقی کے مقابلہ میں تمہارے نزدیک زیادہ اہمیت رکھتی ہے، جو مقصدِ تخلیق کے خلاف ہے، لہٰذا عذاب کی آمد لازمی ہے، یہ بات الگ ہے کہ لوگ اسے سمجھ نہ سکے، ہم نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی، جس کا عذاب ہم پر یہ آیا کہ خلافتِ اسلامیہ، فلسطین میں بیت المقدس، ہمارے ہاتھوں جاتا رہا، اشرار امراء ہم پر مسلط کردئے گئے، ہم اختلاف و انتشار سے دوچار کردئے گئے اور دشمن ہم پر غالب کردیا گیا، ہماری اولاد نافرمان ہوگئی، وغیرہ وغیرہ، یہ سب حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی طور پر ترک کرنے کا نتیجہ ہے۔

امتِ مسلمہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ کی ذات بے نیاز اور غنی ہے، اس کو نہ ہماری ضرورت ہے اور نہ وہ ہمارے اعمال کا محتاج ہے، نہ اسے ہماری محبت کی ضرورت ہے۔ ہاں البتہ ہم ہر باب میں اس کے محتاج ہیں۔ ہم نے

اگر حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تقصیر (کوتاہی) کی اور گستاخی رسول پر اگر ہم خاموش تماشائی بنے بیٹھے رہے، تو اللہ نے گستاخانِ رسول کو بے سمجھ جانور کے ذریعہ اپنے انجام کو پہنچایا، ایسا ہی ایک واقعہ محقق عظیم، شارح بخاری، مؤرخ اسلام، محدثِ کبیر، امام حجر عسقلانی نے اپنی کتاب ''الدُرَرُ الکامنہ'' میں بیان کیا؛ حضرت العلام کا محقق ہونا مسلّم ہے، آپ کے تحقیق کے باب میں مسلّم ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ محدثین آپ کی کتاب ''فتح الباری'' کو بخاری کی ایسی شرح مانتے ہیں کہ جس نے بخاری کا حق ادا کر دیا، فنِ جرح وتعدیل میں بھی آپ کی بات آخری بات تسلیم کی جاتی ہے، لہٰذا آپ نے جو واقعہ ''الدرر'' میں بیان کیا ہے، وہ بھی پایۂ ثبوت کو پہنچا ہوا ہوگا۔

حیرت انگیز واقعہ

امام حجر عسقلانیؒ تحریر فرماتے ہیں: ''ہلاکو خاں'' نے ایک عیسائی عورت کے ساتھ شادی کی تھی، جس کا نام ظفر خاتون تھا اور ''ہلاکو'' اس سے شادی کرنے کے بعد عیسائیت کی طرف مائل ہو گیا تھا اور اس کی خواہش تھی کہ اس کے خاندان کے لوگ عیسائیت کو قبول کر لے، لہٰذا اس نے عیسائی پادریوں کو بلا کر اس کام میں سرگرم ہونے کا حکم دے دیا اور یوں انہوں نے اپنا یہ مشن شروع کر دیا۔

ایک موقعہ پر ایک شاہی خاندان کی عورت نے عیسائیت قبول کیا، جس کی خوشی میں تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں بڑے بڑے عیسائی مبلغین کو مدعو کیا گیا، انہوں نے تقریب میں تقریریں کرنی شروع کیں، ایک مبلغ نے اپنے خطاب کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی، وہیں قریب میں ایک شکاری کتا باندھا ہوا تھا، جیسے ہی اس نے گستاخی کی، وہ شکاری کتا اس مردود مبلغ پر لپکا، لوگوں نے بڑی مشکل سے اس کو اس سے دور کیا، وہ مبلغ کہنے لگا کہ دراصل میں نے ہاتھ پھیلائے تو شکاری کتا یہ سمجھا کہ مجھے مار رہا ہے، اس لیے حملہ آور ہوا، کچھ لوگوں نے کہا ایسا نہیں، بلکہ گستاخی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وجہ سے وہ حملہ آور رہا۔ تھوڑی دیر بعد اس مردود مبلغ نے دوبارہ گستاخی شروع کی، تو اس کتے نے اپنی رسی توڑ کر اس ملعون کے گلے پر زوردار حملہ کر کے اس کے گلے کی سفید رگ کاٹ دی، اور اسے واصل جہنم کر دیا۔ اس طرح اللہ رب العزت نے ایک بے سمجھ جانور کو گستاخ رسول پر حملہ کے لیے آمادہ کر دیا اور اپنی قدرتِ کاملہ کا مظاہرہ کیا کہ ہم کسی کے محتاج نہیں، بے سمجھ جانوروں سے بھی اپنے محبوب کا بدلہ لے سکتے ہیں۔ (الدرر الکامنہ: ج ۱، ص ۲۰۲، امام حجر ابن عسقلانی)

اے مسلمانو! ہمارے لیے بڑی افسوس کی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پر گستاخی کی جائے، اور ہم باوجود بڑی تعداد میں ہونے کے، صرف مظاہروں پر اکتفا کریں! اور کوئی اقدام نہ کریں! اللہ ہمیں عشق رسول سے سرشار کرے اور اسی پر مر مٹنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین یارب العالمین)